41901 - رمضان كے روزوں كى قضاء كے ہوتے ہوئے نفلى روزہ ركھنا

سوال

ماہوارى كى بنا پر ميں نے كچھ روزے نہيں ركھے، اور ميں نے ابھى تك قضاء كے روزے نہيں ركھى، كيا ميں عشرہ ذوالحجہ كے روزے ركھ سكتى ہوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ مسئلہ اہل علم كے ہاں رمضان المبارك كى قضاء كے روزوں سے قبل نفلى روزے ركھنا كہلاتا ہے، اور اس ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے.

كچھ علماء كرام تو رمضان المبارك كى قضاء كے روزے ركھنے سے قبل نفلى روزے ركھنا حرام قرار ديتے ہيں، كيونكہ فرض كى ابتداء كرنا نفلى سے زيادہ ضرورى ہے، ليكن بعض علماء كرام نے اس كى اجازت دى ہے.

فضيلۃ الشيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

جب واجب كى قضاء اور مستحب جمع ہو جائيں تو كيا انسان كے ليے جائز ہے كہ وہ واجب كى قضاء سے قبل مستحب عمل شروع كر دے، اور واجب كى قضاء بعد ميں ادا كرے، يا كہ اسے واجب كى قضاء پہلے ادا كرنا ہوگى، مثلا يوم عاشوراء كا روزہ اس كى قضاء رمضان كے دوران آ گيا ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" فرضى اور نفلى روزوں كے متعلق مشروع اور معقول يہى ہے كہ بلاشك نفلى سے پہلے فرضى شروع كيے جائيں؛ كيونكہ فرضى تو اس كے ذمہ قرض ہيں، اور نفلى تطوع ہيں اگر ميسر ہو تو ٹھيك وگرنہ كوئى حرج نہيں.

اس بنا پر جس كے ذمہ رمضان المبارك كے روزوں كى قضاء ہوں اسے يہ كہا جائيگا كہ: نفلى روزے ركھنے سے قبل پہلے رمضان المبارك كے فرضى روزوں كى قضاء كرو.

اور اگر وہ اپنے ذمہ قضاء كرنے سے قبل نفلى روزے ركھتا ہے اور قضاء كے ليے وقعت ميں وسعت پائى جاتى ہے تو اس كے نفلى روزے صحيح ہونگے، كيونكہ رمضان المبارك كى قضاء كا وقت رمضان سے رمضان تك ہے، اس

کے دوران قضاء کے روزے مکمل کرنا ہونگے.

اس لیے جب وقت میں وسعت پائی جاتی ہے تو نفل جائز ہیں مثلا فرضی نماز جب کوئی شخص فرضی نماز سے قبل نفل ادا کرے اور وقت باقی ہو تو جائز ہے.

اس لیے جس کے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء ہو اور وہ یوم عرفہ یا یوم عاشوراء کے روزے رکھے تو اس کا روزہ صحیح ہے، لیکن اگر وہ ان ایام میں رمضان المبارک کے قضاء کے روزے رکھے تو اسے دونوں اجر حاصل ہونگے، ایک تو یوم عرفہ کے روزہ کا اور یوم عاشوراء کے روزہ کا اور دوسرا قضاء رمضان المبارک کا.

یہ تو مطلقا نفلی روزے کے متعلق ہے جو رمضان المبارک کے ساتھ مربوط نہیں، لیکن شوال کے چھ روزے رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ مربوط ہیں، اور یہ رمضان المبارک کی قضاء کے بعد ہی رکھے جا سکتے ہیں.

اس لیے اگر کسی نے قضاء رمضان سے قبل شوال کے روزے رکھ لیے تو اسے وہ اجروثواب حاصل نہیں ہوگا؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا کہ اس نے سارے سال کے روزے رکھے "

یہ معلوم ہے کہ جس کے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء ہو وہ اس وقت تک رمضان کے روزے رکھنے والا شمار نہیں ہوگا جب تک رمضان کے روزے مکمل نہیں کر سکتا، لوگ اس مسئلہ میں یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر اسے شوال نکلنے کا خدشہ ہو اور اس کے روزے باقی ہوں تو وہ شوال کے چھ روزے رکھ لیتا ہے اور قضاء کے چھوڑ دیتا ہے تو یہ غلط ہے.

کیونکہ یہ چھ روزے تو اس وقت رکھے جائیں گے جب رمضان المبارک کے روزے انسان مکمل کر لے "

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (20 / 438).

اس بنا پر آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھ لیں کہ یہ نفلی ہوں، لیکن افضل و بہتر یہ ہے کہ آپ یہ روزے رمضان المبارک کی قضاء کے روزوں کی نیت سے رکھیں تو ان شاء اللہ آپ کود ونوں اجر حاصل ہونگے.

مزید آپ سوال نمبر (23429) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .